ہندو مندر

اسلام مذہبی رواداری اور انسان دوستی کا مذہب ہے۔ مسلمانوں نے دنیا میں جہاں جہاں بھی حکومت کی، رعایا کے لوگوں کے ساتھ خواہ ان کا کسی بھی مذہب سے تعلق ہو، ہمیشہ مساوات، عدل و انصاف اور انسانی حقوق کی پاسداری کے مطابق حسن سلوک روا رکھا۔ خلفائے بغداد و دمشق ہوں یا سلاطین ترکی و مراکش، سب کے دور میں اقلیتوں کو برابر کے حقوق حاصل رہے۔ انہیں اپنی عبادات اور مذہبی رسومات کی ادائیگی کی مکمل آزادی تھی۔ عیسائیوں کے گرجا گھروں، یہودیوں کے صومعات اور دیگر مذہب کی عبادت گاہوں کا مکمل احترام کیا جاتا تھا۔ پاکستان میں بھی روز اول سے مذہبی مقامات کے متعلق ادب واحترام اور خبر گیری کا یہی چلن رہا۔ اسی روایت کی پاسداری میں گزشتہ روز اسلام آباد میں وفاقی دارالحکومت کے پہلے ہندو مندر کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اسلام آباد 1960 کی دہائی میں تعمیر ہوا۔ اس شہر میں کوئی مندر نہیں تھا۔ 2017 میں نیشنل کمیشن برائے انسانی حقوق کے احکامات پر سی ڈی اے نے اسلام آباد کی ہندو پنچایت کی درخواست پر 4 مرلے کا پلاٹ الاٹ کیا جس پر گزشتہ روز مندر کی تعمیر شروع ہوگئی ہے۔ اس کا آغاز تحریک انصاف کے رکن قومی اسمبلی اور پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق لال ملہی نے کیا۔ پاکستان نے ادھر ہندو برادری کیلئے اس مثالی مذہبی رواداری کا مظاہرہ کیا ہے اور ادھر بھارت میں صدیوں پرانی بابری مسجد کو شہید کر کے وہاں مندر بنایا جا رہا ہے۔ مسلمانوں پر اپنی عبادت گاہوں اور مذہبی مقامات کے دروازے بند کئے جا رہے ہیں۔ انہیں بھارت سے بے دخل کرنے کے لئے ظالمانہ قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ کورونا وائرس کی ذمہ داری ڈال کر انہیں دکانوں سے سودا سلف خریدنے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ ہندوتوا کے پیروکار حیلے بہانے تراش کر انہیں جان سے مار رہے ہیں۔ اس سے دونوں ملکوں کا کردار واضح ہو جاتا ہے۔

اداریہ پر ایس ایم ایس اور واٹس ایپ رائے دیں 00923004647999